آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

# ای مارکنگ نوٹس برائے ’اردو لازمی‘ ایس ایس سی سال اوّل، سالانہ امتحانات ۲۰۲۵ء

## تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ بہ راہِ مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات (عکس) دیے گئے تاثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

## ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنین کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنین کے مجموعی تاثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سال اوّل ’اردو لازمی‘ کا پرچہ دوم پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب تین تین اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب ’مجموعۂ نظم و نثر، نویں جماعت کے لیے‘ سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت سے قابلِ فہم تحریر، درست زبان کا استعمال، املا کی درستی، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور تبصرہ نگاری، کہانی نویسی / روداد نویسی اور خط نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصل تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امر یہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امر یہ سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امر یہ استعمال نہیں ہوتے بلکہ ’کیوں‘، ’کیسے‘ اور ’کیا‘ جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہوسکتے ہیں۔ کلماتِ امر یہ سے آشنائی اور استعمال سے آگاہی کے لیے ضروری ہے کہ کلماتِ امر یہ سے متعلق دستاویز جو کہ آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کی ویب سائٹ پر موجود ہے، اُس کا مطالعہ کیجیے۔

## عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں زیادہ تر طلبہ نے مجموعی طور پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ خاص طور پر درسی کتاب ’مجموعۂ نظم ونثر‘ کے اسباق (منظوم و منثور) سے متعلق معلوماتی سوالات میں۔ نیز مشاہدے، مطالعے اور روزمرہ زندگی سے متعلق واقعات یا آرا پر مبنی سوالات میں طلبہ نے بہتر اور مدلل جوابات تحریر کیے۔ عبارت فہمی، اشعار کے مفہوم سے متعلق نکات، مرکزی خیال اور نظم سے اس کی وضاحت جیسے سوالات میں بھی طلبہ کی تیاری اور فہم واضح طور پر نظر آئی۔ تاہم، ادب کی منظوم اور منثور اصناف کی تعریف کے حوالے سے بعض جوابات میں کمزوری محسوس کی گئی۔ (البتہ، منظوم صنف کے حوالے سے سوال میں مجموعی کارکردگی نسبتاً کچھ مناسب رہی)، جس پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی جیسے سوالات میں بھی کئی طلبہ کی تحریریں متاثر کن اور معیاری رہیں۔ اس کے باوجود چند جوابات ایسے بھی سامنے آئے جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض طلبہ سوال کے متن کو مکمل طور پر سمجھنے میں ناکام رہے۔ ان پہلوؤں پر آئندہ تدریسی اور امتحانی تیاری کے دوران خاص توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

**توجہ فرمائیے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔**

## تفصیلی تاثرات

### مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

| سوال نمبر 1 (الف) | |
|---|---|
| سوال | ”پڑھنا آتا ہو تو کتاب ہاتھ میں لی، جس ملک کی چاہا سیر کر آئے۔ پڑھنا حاضرات کا ایک عجیب و غریب علم ہے، جس کو چاہا پکڑ بلایا اور اُسی سے باتیں کرنے لگے۔“ (مجموعۂ نظم ونثر: ’صبح خیزی اور پڑھنے کے فائدے‘ از: ڈپٹی نذیر احمد)<br>درج بالا نثر پارے کے مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خط کشیدہ حصوں کی وضاحت کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 1.2.4 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | ادبی اور علمی تحریروں میں مجازی اور اصطلاحی امتیاز کو ملحوظ رکھ کر حسنِ بیان کو سمجھ کر پڑھ سکیں، |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | سمجھنا |
| نِکات برائے جانچ | ایک خط کشیدہ حصے کی وضاحت پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔ |

| | |
|---|---|
| مجموعی کارکردگی | اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر مناسب ہی رہی۔ بعض طلبہ نے نثر پارے کے خط کشیدہ فقروں کو مجازی اور علامتی انداز میں سمجھنے کی کوشش کی اور درست مفہوم بیان کیا۔ یہ بھی محسوس ہوا کہ جن طلبہ نے نثر پارے کا مطالعہ توجہ سے کیا تھا، وہ تحریر کی تشبیہی نوعیت کو بہتر انداز میں سمجھ سکے اور اپنے الفاظ میں اُس کا مفہوم واضح کر پائے۔ ایسے طلبہ نے 'پڑھنا' اور 'باتیں کرنا' کے فکری اور ذہنی امکانات کو تخیل کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا، جو اس سوال کے مطالب کے عین مطابق تھا۔ جب کہ کچھ طلبہ نے ان جملوں کو سطحی یا لفظی مفہوم میں لیا، جس سے اُن کے جوابات میں درست معنویت کا فقدان نظر آیا۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات وہ سمجھے گئے جن میں طلبہ نے سوال کے کلمۂ امریہ 'وضاحت' کے تقاضے پورے کرتے ہوئے خط کشیدہ فقروں کا مفہوم تفصیل سے اور واضح انداز میں بیان کیا۔ مثلاً: 'جس ملک کی چاہا سیر کر آئے' کے بارے میں انھوں نے وضاحت کی کہ کتاب پڑھ کر مختلف ممالک کی زندگی، رسم و رواج اور حالات کو جاننا ایسا ہی ہے جیسے واقعی وہاں جا کر سیر کر آنا۔ اسی طرح 'جس کو چاہا پکڑ بلایا اور اُسی سے باتیں کرنے لگے' کے بارے میں وضاحت کی گئی کہ اپنی پسند کی کتاب اٹھا کر پڑھنا اور اس کے مصنف یا کرداروں سے ذہنی گفتگو کرنا ایک علامتی بات ہے۔ ایسے جوابات میں طلبہ نے سوال کے مجازی اور علامتی معنی کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں واضح اور مربوط انداز میں وضاحت پیش کی، جو کہ سوال کی اصل روح کے عین مطابق تھی۔ اس لیے انھیں بہتر جوابات کے زُمرے میں شامل کیا گیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | 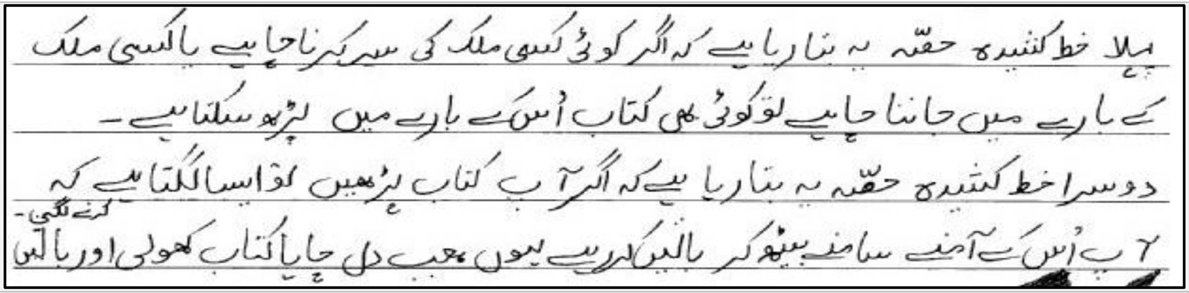<br>پہلا خط کشیدہ حصّہ یہ بتا رہا ہے کہ اگر کوئی کسی ملک کی سیر کرنا چاہیے یا کسی ملک کے بارے میں جاننا چاہیے تو کوئی بھی کتاب اُس کے بارے میں پڑھ سکتا ہے۔<br>دوسرا خط کشیدہ حصّہ یہ بتا رہا ہے کہ اگر آپ کتاب پڑھیں تو ایسا لگتا ہے کہ آپ اُس کے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں جب دل چاہا کتاب کھولی اور باتیں کرنے لگی۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ نے سوال کے مجازی اور علامتی الفاظ کو سمجھنے کی بہ جائے صرف ان کے ظاہری معنی بیان کیے۔ مثلاً: 'جس ملک کی چاہا سیر کر آئے' کے بارے میں بعض نے کہا کہ جہاں دل چاہا وہاں چلے گئے۔ کچھ طلبہ نے مصنف کی نیت کو اس طرح ظاہر کیا کہ وہ جس ملک جانا چاہتے تھے، وہاں چلے جاتے تھے۔ جب کہ بعض نے یہ بھی لکھا کہ جس کے پاس علم ہوتا ہے، وہ دوسرے ملکوں میں سفر کر سکتا ہے اور تعلیم یافتہ شخص ملک در ملک گھومتا ہے۔ اسی طرح 'جس کو چاہا پکڑ بلایا اور اُسی سے باتیں کرنے لگے' کے بارے میں بعض نے وضاحت کی کہ دل چاہا تو کام کیا، اگر دل نہ چاہا تو کام نہیں کیا اور جس سے بات کرنا چاہتے تھے، بات کر لیتے تھے، ورنہ نہیں کرتے تھے۔ کچھ نے یہ بھی کہا کہ علم کسی سے بات کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ ان جوابات سے واضح ہوتا ہے کہ طلبہ نے نثر پارے کی تشبیہی زبان اور فکری گہرائی کو نہیں سمجھا، بلکہ صرف الفاظ کے لفظی معنی لیے، جس کی وجہ سے جوابات سطحی اور غیر مربوط بن گئے۔ |
| ناقص جواب کا عکس | 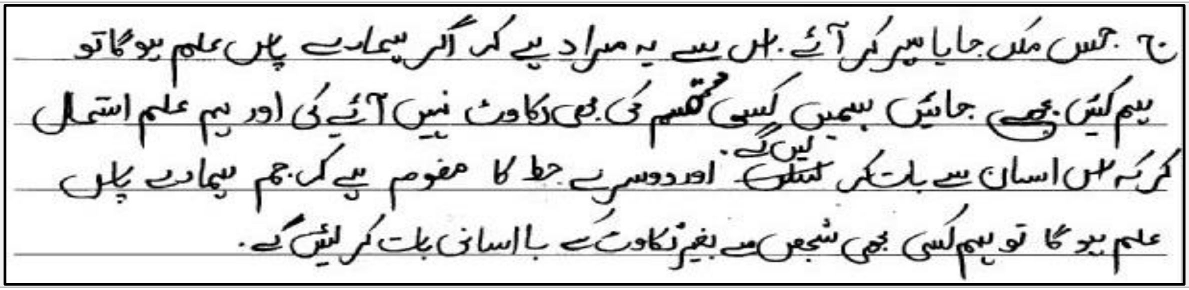<br>ج۔ جس ملک چاہا سیر کر آئے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اگر ہمارے پاس علم ہوگا تو ہم کہیں بھی جائیں ہمیں کسی قسم کی بھی رکاوٹ نہیں آئے گی اور ہم علم استعمال کر کے ہر انسان سے بات کر لیں گے۔ اور دوسرے خط کا مفہوم ہے کہ جو ہمارے پاس علم ہوگا تو ہم کسی بھی شخص سے بغیر رکاوٹ کے باآسانی بات کر لیں گے۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمت عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو نثر پارے میں استعمال ہونے والی تشبیہی اور مجازی زبان کی اہمیت سے آگاہ کریں اور انھیں یہ سکھائیں کہ الفاظ کے مجازی اور علامتی معنی کس طرح دریافت کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ادب پارے کی بلند خوانی کروائی جائے اور طلبہ کے ساتھ مل کر معانی پر تبادلۂ خیال کیا جائے تاکہ وہ متن کی گہرائی کو سمجھ سکیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ طلبہ کو چھوٹے گروہوں میں تقسیم کر کے مختلف حصوں کے معانی اور مفاہیم پر غور و فکر کرنے کا موقع دیا جائے۔

| سوال نمبر 1 (ب) | |
|---|---|
| سوال | آپ کی درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' میں موجود سبق 'قائدِ اعظم اور نظم و ضبط' اردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ نیز اُس صنف کی تعریف بیان کیجیے۔ |
| تعلمی حاصل طلبہ (نمبر) | 1.2.1 |
| تعلمی حاصل طلبہ (عبارت) | مختلف قسم کے متون یا عبارتوں کے اقتباسات کی مدد سے ان کے آخذ اور استعمال (لغت کا کوئی صفحہ، استقبالیہ کارڈ، دعوت نامہ یا سوال نامہ) کی نشاندہی کر سکیں، |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | جاننا |
| نِکات برائے جانچ | • صنفِ ادب (آپ بیتی) کی درست نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔ |

| | |
|---|---|
| | • صنفِ ادب (آپ بیتی) کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر مناسب رہی۔ وہی طلبہ بہتر جوابات دے سکے جو اردو ادب کی اصناف سے واقف تھے اور 'آپ بیتی' یا اس کے مترادفات سے متعلق بنیادی معلومات رکھتے تھے۔ ایسے طلبہ نے سوال کے تقاضے کو سمجھتے ہوئے صحیح صنف کا تعین کیا اور اس صنف کی تعریف کو اپنے الفاظ میں واضح کیا۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے واضح طور پر بتایا کہ سبق 'قائدِ اعظم اور نظم وضبط' اردو ادب کی صنف 'آپ بیتی' سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض نے اسے 'خود نوشت'، 'ذاتی سوانح عمری' یا 'سرگزشت' کے مترادف بھی قرار دیا، جو درست تسلیم کیے گئے۔ صنفِ ادب 'آپ بیتی' کی تعریف میں طلبہ نے کچھ یوں تحریر کیا کہ آپ بیتی کسی شخصیت کی اپنی ذاتی زندگی کو خود تحریر کرنے کا عمل ہے۔ اسے خود نوشت، ذاتی سوانح عمری یا سرگزشت بھی کہا جاتا ہے، جہاں مصنف اپنی زندگی کے واقعات اور تجربات کو اپنی زبان میں بیان کرتا ہے۔<br>گویا، سوال کے مطلوب کے مطابق جامع جواب تحریر کیا اور غیر ضروری طوالت سے محفوظ رہتے ہوئے جوابی سطور کا موزوں استعمال کیا گیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | 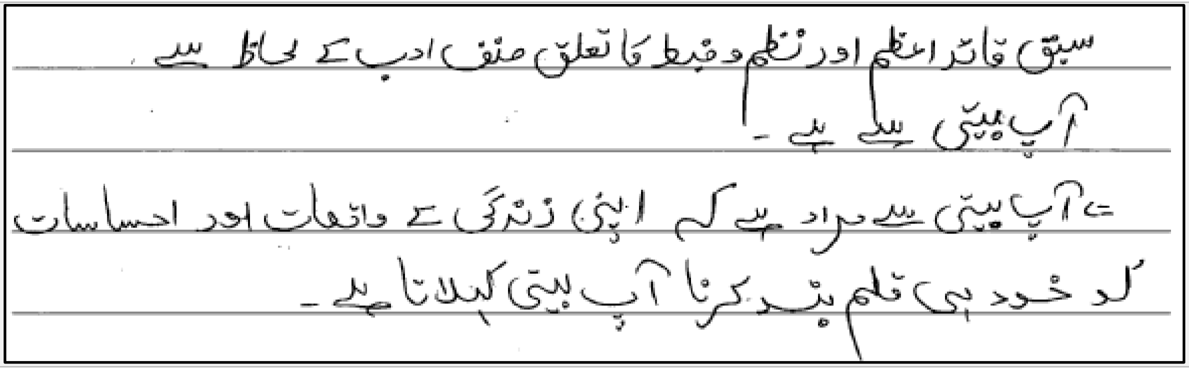 سبق قائداعظم اور نظم وضبط کا تعلق صنف ادب کے لحاظ سے آپ بیتی سے ہے۔ آپ بیتی سے مراد ہے کہ اپنی زندگی کے واقعات اور احساسات کو خود ہی قلم بند کرنا آپ بیتی کہلاتا ہے۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں وہ طلبہ شامل تھے جنھوں نے سوال کی نوعیت کو صحیح طور پر نہیں سمجھا، یا پھر وہ اردو ادب کی اصناف سے واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ بعض نے سوال میں دیے گئے سبق کے مواد یا مرکزی خیال پر توجہ مرکوز کی، مثلاً: قائدِ اعظم کی صفات یا نظم وضبط کی اہمیت بیان کی گئی۔ کچھ نے دیگر ادبی اصناف کی تعریفیں پیش کیں، جو سوال سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اس کے علاوہ، کچھ طلبہ نے قدرت اللہ شہاب کے اسلوبِ تحریر کی وضاحت پر توجہ دی۔ ایسا محسوس ہوا کہ انھوں نے صرف جوابی سطور کو بھرنے کو نمبر حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے سوال کی مکمل سمجھ بوجھ حاصل نہیں کی یا غیر متعلقہ معلومات شامل کر دیں، جس کی وجہ سے ان کے جوابات غیر مربوط اور موضوع سے ہٹ کر بن گئے۔ |
| ناقص جواب کا عکس | 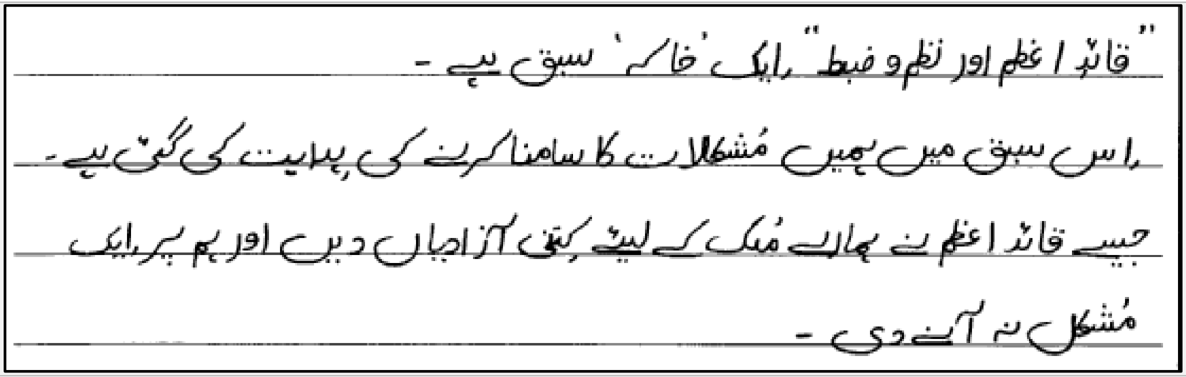 ”قائداعظم اور نظم و ضبط“ ایک 'خاکہ' سبق ہے۔ اس سبق میں ہمیں مشکلات کا سامنا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جیسے قائداعظم نے ہمارے ملک کے لیے کتنی آزادیاں دیں اور ہم پر ایک مشکل نہ آنے دی۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل مختلف اردو اصنافِ ادب سے مکمل آگاہی فراہم کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کتاب میں شامل ہر سبق کی صنفِ ادب کی نشان دہی کو طلبہ کے سامنے واضح کیا جائے اور ان اصناف کے مابین امتیازات اور خصوصیات کو موازنہ کی صورت میں سمجھایا جائے تاکہ طلبہ ان کے فرق کو بہ خوبی سمجھ سکیں۔ اس عمل سے طلبہ نہ صرف ہر سبق کی صنف کی پہچان بہتر کریں گے بلکہ اپنی تحریروں میں بھی مناسب صنف کا انتخاب اور درست اظہار کر سکیں گے۔ یاد رہے! درسی کتاب میں اسباق کی فہرست میں ہر سبق کے ساتھ اس کی متعلقہ صنفِ ادب کی نشان دہی موجود ہے، جس سے اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے راہ نمائی آسان ہو جاتی ہے۔

| | **سوال نمبر 1 (ج)** |
|---|---|
| سوال | "میرے دوست احمد مرزا ہیں، جنھیں میں بھڑ بھڑیا دوست کہتا ہوں۔ یہ نہایت معقول آدمی ہیں اور میری ان کی دوستی نہایت پرانی اور بے تکلفی کی ہے، مگر حضرت کی خلقت میں یہ داخل ہے کہ دو منٹ نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے شور مچاتے ہوئے، چیزوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے۔ غرض! کہ ان کا آنا بھونچال کے آنے سے کم نہیں ہے۔" (مجموعۂ نظم و نثر: 'مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ' از: سجاد حیدر یلدرم)<br>درج بالا اقتباس میں مذکور دوست کی کیفیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ اپنے کسی ایسے ہی بھڑ بھڑیا (بہت بے تکلف، بغیر سوچے سمجھے بولنے والے) دوست سے متعلق کوئی ایسا واقعہ تحریر کیجیے کہ جس میں اُس کے بھڑ بھڑیا ہونے کی عکاسی ہوتی ہو۔ |
| تعلمی حاصل طلبہ (نمبر) | 1.2.10& 1.3.2 |

| | |
|---|---|
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | پیشہ ورانہ تحریروں اور عبارتوں کو ان کے مفہوم کے حوالے سے پڑھ کر ان کا سرسری جائزہ پیش کر سکیں،& پوسٹر یا تصویری خاکوں یا کسی واقعہ اور منظر کو بیان کرتے ہوئے (آنکھوں دیکھا حال) روداد لکھ سکیں، |
| کُل نمبر | 3 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | • دوست سے متعلق واقعہ ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• واقعہ میں کسی کام کے ہونے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• اُس کام میں بھڑ بھڑیا کا عنصر واضح ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں اکثر طلبہ نے بہت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ چوں کہ یہ سوال طلبہ کی ذاتی زندگی یا مشاہدے سے متعلق تھا، اس لیے انھیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔ جن طلبہ نے سوال کو صحیح طور پر سمجھا، انھوں نے بھڑ بھڑیا دوست سے متعلق ایسا دل چسپ واقعہ تحریر کیا جو نہ صرف دل چسپ تھا بلکہ سوال کے تمام اہم نکات کا احاطہ بھی کرتا تھا۔ تاہم، چند طلبہ نے یا تو کوئی واقعہ ذکر نہیں کیا یا ان کے بیان کردہ واقعات میں 'بھڑ بھڑیا پن' کی خصوصیت واضح طور پر سامنے نہیں آئی، جس کی وجہ سے ان کے جوابات کمزور اور غیر مؤثر محسوس ہوئے۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے اپنے کسی حقیقی یا خیالی دوست کا ذکر کیا جسے وہ 'بھڑ بھڑیا' سمجھتے تھے، اور ایسے واقعات بیان کیے جن سے اُس کی بے تکلفی، جلد بازی اور بے ساختہ بولنے کی عادات واضح ہوئیں۔ مثلاً: کسی نے لکھا کہ اُن کا دوست کلاس میں استاد کے سوال کا جواب دیے بغیر ہی بول پڑا، یا بازار میں کسی اجنبی سے بحث کر بیٹھا، یا کسی تقریب میں میزبان کو ہدایتیں دینے لگا۔ ایسے جوابات میں نہ صرف واقعے کی مناسب تفصیل شامل تھی بلکہ 'بھڑ بھڑیا' طرزِ عمل کی واضح عکاسی بھی موجود تھی۔ طلبہ نے اپنی تحریر کو مزاحیہ اور دل چسپ انداز میں پیش کیا اور جملوں کی ترتیب اور سطور کے مناسب استعمال سے مکمل اور مربوط جواب دیا، جس سے ان کی تخلیقی صلاحیت اور سوال کی گہری سمجھ کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ |
| بہتر جواب کا عکس | 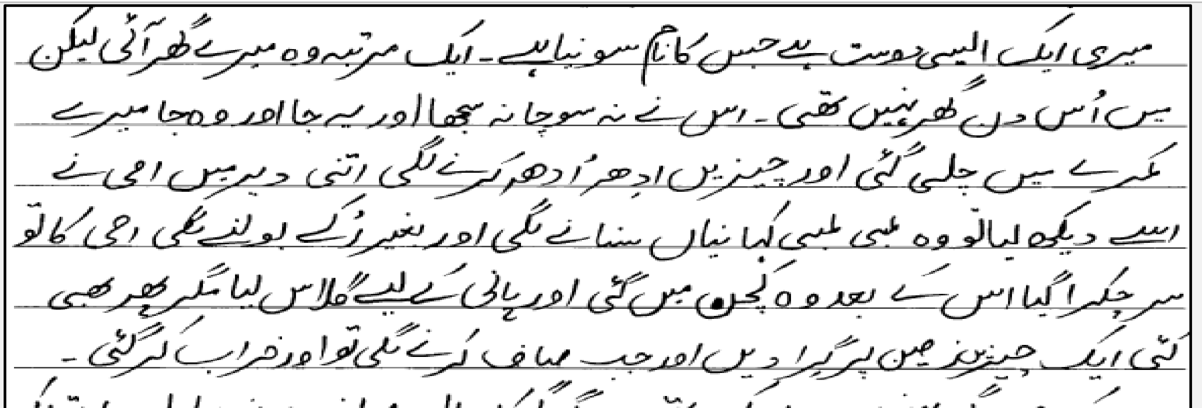<br>میری ایک ایسی دوست ہے جس کا نام سونیا ہے۔ ایک مرتبہ وہ میرے گھر آئی لیکن میں اُس دن گھر نہیں تھی۔ اس نے نہ سوچا نہ سمجھا اور یہ جا اور وہ جا میرے کمرے میں چلی گئی اور چیزیں اِدھر اُدھر کرنے لگی اتنی دیر میں امی نے اسے دیکھ لیا تو وہ لمبی لمبی کہانیاں سنانے لگی اور بغیر رُکے بولنے لگی امی کا تو سر چکرا گیا اس کے بعد وہ کچن میں گئی اور پانی کے لیے گلاس لیا مگر پھر بھی کئی ایک چیزیں زمین پر گرا دیں اور جب صاف کرنے لگی تو اور خراب کر گئی۔ جب تک میں گھر پہنچی وہ جا چکی تھی۔ مگر گھر کا حال صاف صاف بول رہا تھا کہ سونیا آئی تھی۔ اور جب امی نے مجھے سب کچھ بتایا تو میں معمول کے مطابق حیران نہ ہوئی۔ |

| | |
|---|---|
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں اکثر طلبہ نے سوال میں دیے گئے اقتباس کو دہرا دیا، یا اقتباس میں موجود کردار احمد مرزا کی باتیں تحریر کر دیں، جو سوال کے تقاضے سے باہر تھیں۔ کچھ طلبہ نے مختصر اور غیر واضح جملے لکھے، مثلاً: میرے دوست کا نام علی ہے، وہ بہت باتیں کرتا ہے۔ جن میں نہ کوئی مکمل واقعہ تھا اور نہ ہی 'بھڑ بھڑیا پن' کی کوئی جھلک نمایاں تھی۔ بعض نے صرف دوست یا سہیلی کی صفات گنوائیں یا بے ربط جملے تحریر کیے، بغیر کسی واضح واقعے کے۔ کچھ نے سوال میں دی گئی عبارت کو الفاظ بدل کر نقل کیا، جس سے جواب اصل سے مختلف نہ ہوا۔ بعض جوابات میں واقعات کا آغاز موجود تھا، مگر اختتام واضح نہ تھا یا بات دورانِ تحریر کسی اور موضوع پر چلی گئی۔ علاوہ ازیں، چند جوابات میں تحریر کا ایک بڑا حصہ کٹا ہوا تھا، جس سے تحریر کی روانی اور مجموعی تاثر متاثر ہوا۔ ان وجوہات کی بنا پر ایسے جوابات غیر مربوط اور کمزور ثابت ہوئے۔ |
| ناقص جواب کا عکس | 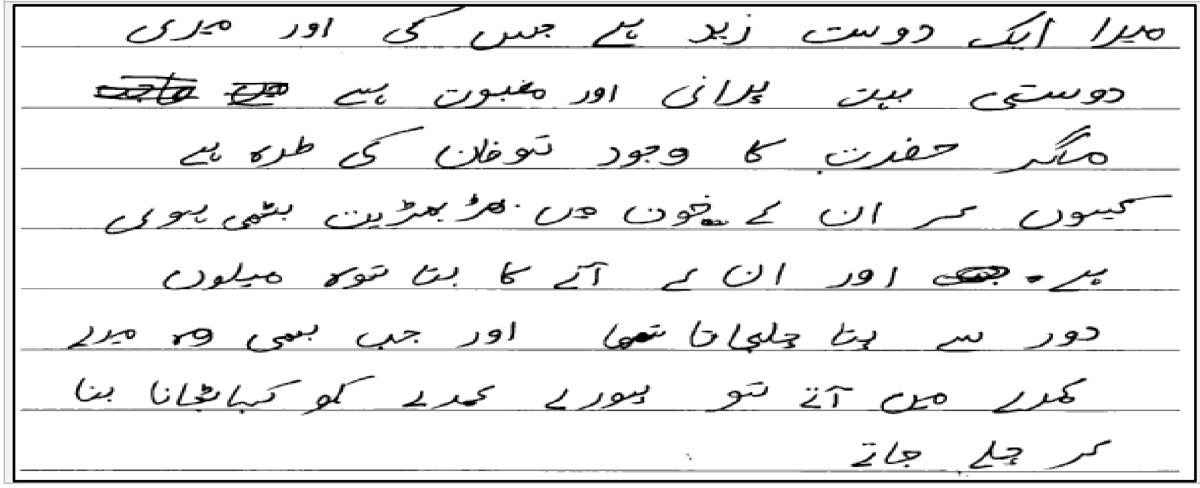<br> |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' میں شامل ایسے اسباق کی تدریس کے دوران، جہاں کسی مزاحیہ یا سنجیدہ کردار پر مبنی تحریر کا مطالعہ کروایا جارہا ہو، طلبہ کو یہ بھی سمجھایا جائے کہ کسی متن میں بیان کردہ کیفیت یا کردار کو اپنے روزمرہ مشاہدے سے کس طرح مربوط کیا جاسکتا ہے۔ طلبہ کو یہ مشق کروائی جائے کہ وہ متن میں موجود کسی کردار کی مخصوص خصوصیت (مثلاً: بھڑ بھڑیا پن، بے تکلفی، جلد بازی، بے ترتیبی، غصہ، ہمدردی وغیرہ) کو پہچانیں اور پھر اُس خصوصیت سے ملتے جلتے کسی شخص یا واقعے کو خود بیان کرنے کی کوشش کریں۔ اساتذہ طلبہ کو اطلاقی نوعیت کے سوالات سمجھانے اور اُن کے ممکنہ جوابات کی تشکیل کی مشق کرائیں تاکہ طلبہ ایسی تحریروں میں تخلیقی اور مربوط انداز اپنانے کے قابل ہو سکیں۔ اس سے نہ صرف ان کی فہم اور مشاہدے کی صلاحیت بڑھے گی بلکہ وہ امتحانی پرچے میں سوال کو سمجھ کر اُس کے تقاضے کے مطابق جواب لکھنے میں بھی بہتر کارکردگی دکھاسکیں گے۔

| سوال نمبر 2 (الف) | |
|---|---|
| سوال | مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں شامل نظم 'صبح کا منظر' بہ لحاظِ ہیئت (ساخت) نظم کی کس صنف سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز اُس صنف کی تعریف بیان کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 1.2.9 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | مختلف اصنافِ سخن میں فرق بتاسکیں، |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | جاننا |
| نِکات برائے جانچ | • ہیئت (ساخت) کی درست نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• صنف (مسدس) کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی مناسب رہی۔ کچھ طلبہ نے نظم کی ہیئت کو درست طور پر پہچانا اور اس کی تعریف جامع انداز میں بیان کی۔ جب کہ بعض طلبہ صرف نظم کے موضوع، یا صبح کی منظر نگاری پر بات کرتے نظر آئے، جو سوال کے دائرہ سے ہٹ کر تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ نظم کا مطالعہ کیا گیا ہے، تاہم، نظم کی ہیئت یعنی ساخت کے حوالے سے معلومات واضح اور مستحکم نہیں ہیں۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے دونوں حصوں کا واضح اور جامع انداز میں جواب دیا۔ پہلے حصے میں یہ لکھا گیا کہ نظم 'صبح کا منظر' کی صنفِ سخن 'مسدس' ہے۔ دوسرے حصے میں 'مسدس' کی تعریف بھی درست تحریر کی گئی، مثلاً: مسدس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کا ہر بند چھے مصرعوں پر مشتمل ہو۔<br>ایسے طلبہ نے سوال میں دی گئی سطور کا مناسب استعمال کیا اور غیر ضروری تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے مختصر مگر مکمل جواب تحریر کیا۔ |

| | |
|---|---|
| بہتر جواب کا عکس | نظم صبح کا منظر ہیت کے لحاظ سے مسدس ہے۔<br>مسدس وہ صنفِ شاعری ہے جس میں کل چھ مصرعوں پر مشتمل ایک بند ہوتا ہے جہاں پہلے<br>کے چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں اور آخری کے دو مصرعے آپس میں ہم قافیہ<br>ہوتے ہیں ہی۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں اکثر طلبہ نے نظم 'صبح کا منظر' کا مرکزی خیال یا منظر کشی بیان کر دی، جیسے کہ صبح کی رونقیں اور سیر کے فوائد، لیکن صنفِ سخن یعنی نظم کی ہیئت کا ذکر نہیں کیا یا غلط صنف لکھ دی۔ مثلاً: بعض نے نظم کو حمد، قومی نغمہ، یا غزل قرار دیا۔ جب کہ بعض نے صرف نظم کا جزوی خلاصہ، یا نفسِ مضمون بیان کر کے سوال کے اصل تقاضے کو نظر انداز کر دیا۔ کچھ طلبہ نے مسدس کا نام تو لکھا، لیکن اس کی تعریف چھوڑ دی اور کچھ نے نظم کو 'مرثیہ' قرار دیا، جو کہ بہ لحاظِ موضوع تو درست ہو سکتا ہے، مگر سوال میں نظم کی ساخت یعنی بہ لحاظِ ہیئت دریافت کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں، کئی جوابات میں طلبہ مسدس اور مخمس کے درمیان فرق واضح طور پر نہیں جانتے تھے، جس کی وجہ سے دونوں کو خلط ملط کر دیا گیا، یعنی مسدس کے عنوان میں تعریف مخمس اور مخمس کے عنوان میں تعریف مسدس کی کہہ دی گئی۔ یہ غلطیاں طلبہ کی اردو اصنافِ سخن سے کامل طور پر عدم واقفیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ایسی ہی صورتِ حال سوال کی نوعیت کے مطابق درست اور مربوط جواب دینے میں ناکامی کا باعث بنی ہیں۔ |
| ناقص جواب کا عکس | یہ نظم صبح کو اُٹھ کر خدا کی قدرت کو دیکھنے کی صنف سے تعلق رکھتی<br>ہے۔ یہ صنف ایسی ہیں کہ اگر انسان صبح کو اُٹھنے لگ جائے تو اسکی<br>زندگی بدل سکتی ہے۔ صبح اُٹھ کر اگر خدا کی قدرت کو "enjoy" کیا جائے<br>تو پورا دن اور دل باگ باگ ہو جاتا ہے۔ |

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• **تصوراتی نقشہ / خاکہ**<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• **ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال**<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

| | | |
|---|---|---|
| • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • عملی مظاہرہ | |
| **اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ درسی کتاب سے نظموں کی تدریس کے دوران صرف مفہوم، خیال اور زبان ہی نہیں، بلکہ اصنافِ سخن کے تناظر میں ان نظموں کی بہ لحاظِ موضوع اور بہ لحاظِ ہیئت (ساخت) پر بھی خاص توجہ مرکوز کریں۔ نظم کے نفسِ مضمون اور مرکزی خیال کے پیشِ نظر ان کی صنف بہ لحاظِ موضوع واضح کی جائے اور بہ لحاظِ ہیئت نظم کے ہر بند کے مصرعوں کی گنتی کے ذریعے طلبہ کو عملاً یہ سمجھایا جائے کہ نظم کس ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ ہر نظم کے ساتھ اس کی صنفِ سخن کی تعریف بھی کتاب یا بورڈ پر واضح انداز میں لکھی جائے اور بار بار دہرائی جائے۔ مزید بر آں، تمام نظموں کی اصنافِ سخن (بہ لحاظِ موضوع اور بہ لحاظِ ہیئت) پر مشتمل ایک چارٹ طلبہ کے ساتھ مل کر تیار کیا جائے اور کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیا جائے تاکہ وہ ہر نظم کو موضوع اور ہیئت کے تناظر میں پہچاننے کے قابل ہو سکیں۔ | | |

| سوال نمبر 2 (ب) | |
|---|---|
| **سوال** | آپ کی درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' میں شامل نظم 'مال گودام روڈ' کے شاعر کا حوالہ دیتے ہوئے اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔ نیز نظم سے اس مرکزی خیال کی وضاحت کیجیے۔ |
| **تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)** | 1.2.5 |
| **تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)** | کسی ادب پارے کو پڑھ کر اُس کے مرکزی خیال کی نشاندہی کر سکیں، |
| **کُل نمبر** | 3 |
| **تفہیمی سطح** | سمجھنا |
| **نِکات برائے جانچ** | • شاعر کا درست حوالہ دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• مرکزی خیال کے ذکر میں ذمہ داروں کی بے حسی کے بیان پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• مرکزی خیال کی وضاحت میں مال گودام روڈ کی بدحالی کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| **مجموعی کارکردگی** | اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر مناسب رہی۔ جن طلبہ نے نظم کا مطالعہ ذمہ داری سے کیا تھا، انھوں نے شاعر کا درست حوالہ دیتے ہوئے مرکزی خیال کی نشان دہی کی اور نظم کے ذریعے اس مرکزی خیال کی وضاحت بھی بہ خوبی کی۔ تاہم، بعض طلبہ ایسے بھی تھے جنھیں شاعر کا نام یاد نہیں رہا، یا انھوں نے نظم کی تفصیلات بیان تو کیں، مگر وہ مرکزی خیال سے کٹ گئے۔ اس طرح ایسے جوابات میں تسلسل اور گہرائی کی کمی محسوس ہوئی۔ |
| **بہتر جواب کی صورتیں** | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے تینوں تقاضے مکمل طور پر پورے کیے: شاعر کا درست حوالہ 'محمود سرحدی' دیا گیا اور نظم کا مرکزی خیال واضح طور پر یوں بیان کیا گیا کہ مثلاً: ذمے دار اداروں یا افراد کی بے حسی اور لاپروائی کے باعث عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیز نظم |

| | |
|---|---|
| | سے وضاحت یوں رہی، مثلاً: 'مال گودام روڈ' کی خستہ حالی، ٹوٹی سڑک، گڑھوں اور پانی بھرنے جیسے مسائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومتی ادارے اپنی ذمے داری ادا کرنے میں ناکام ہیں۔<br>ان جوابات میں عبارت مختصر، مربوط اور براہِ راست سوال کے مطابق رہی اور جواب کے لیے موجود سطور کا مناسب استعمال بھی کیا گیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | شاعر: محمود سرحدی<br>نظم "مال گودام روڈ" میں شاعر لاہور کی ایک سڑک کا ذکر کرتے ہیں جس میں وہ اس کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ سڑک اتنی خراب ہے کہ اس میں سے آنے جانے والا بھی دوبارہ آنے سے گریز کرتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ یوں تو ہمارے شہر میں بہت سی سڑکیں ہیں مگر معیاری سڑک نہیں۔ یہاں سے گزرنے والے کچھ گھوڑے مرجاتے ہیں اور کچھ زخمی ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک تجارتی روڈ ہے مگر یہاں کے رہائشی بھی اس سڑک سے گریز کرتے |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں بعض طلبہ نے شاعر کا نام یا تو غلط لکھا یا بالکل چھوڑ دیا۔ کئی نے نظم کا مرکزی خیال بیان کیے بغیر صرف مسائل کا تذکرہ کیا، جیسے: روڈ پر پانی بھرا ہوتا ہے، گاڑیاں خراب ہو جاتی ہیں، عوام پریشان ہوتے ہیں۔ کچھ نے شاعر کے اسلوب یا ذاتی رائے پر زور دیا، جس سے جواب سوال کے دائرے سے ہٹ گیا۔ چند طلبہ نے نظم کو محض ایک تصویری منظر کے طور پر پیش کیا اور اس میں پوشیدہ تنقیدی پہلو کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ ان تمام پہلوؤں سے واضح ہوتا ہے کہ کئی جوابات میں نہ سوال کی درست تفہیم نظر آئی، نہ ہی مناسب ربط اور گہرائی۔ |
| ناقص جواب کا عکس | اس نظم کے شاعر محمود سرحدی ہیں اور ان کے کلام میں سادگی پائی جاتی ہے۔ اور اس نظم مال گودام روڈ کا مرکزی خیال یہ ہے |

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• **اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔** | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• **سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔**<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) | • **سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات**<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

| | | |
|---|---|---|
| • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • عملی مظاہرہ | |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ نظموں کی تدریس کے دوران نظم کے پس منظر، مقصد اور پیغام پر بھی توجہ دلائیں۔ طلبہ کو یہ سکھایا جائے کہ نظم کے مرکزی خیال کو کیسے پہچانا جاتا ہے اور کس طرح اس کی وضاحت متن سے مثال دے کر کی جاتی ہے۔ ایک مفید تدریسی سرگرمی یہ ہو سکتی ہے کہ ہر نظم کے بعد طلبہ سے گروہی طور پر نظم کا مرکزی خیال دریافت کروایا جائے اور پھر اس کی تائید نظم کی کسی سطر یا بند سے کروائی جائے۔ اس مشق سے طلبہ میں سوچنے، سمجھنے اور واضح طور پر اظہار کرنے کی صلاحیت بڑھے گی، جو اس نوعیت کے امتحانی سوالات میں مددگار ہوگی۔

| سوال نمبر 2 (ج) | |
|---|---|
| **سوال** | عبادت ہے سراپا جذبۂ تعمیرِ آزادی<br>شہادت مستقل اِک سرخیٔ تحریرِ آزادی<br>جہاں آزاد کر سکتے نہ ہوں تقریرِ آزادی<br>وہ آزادی مری نظروں میں ہے تحقیرِ آزادی<br>(مجموعۂ نظم و نثر: 'آزادی' از: احسان دانشؔ)<br>درج بالا اشعار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آزادی کی قدر و قیمت پر تین نکات تحریر کیجیے۔ |
| **تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)** | 1.3.14 |
| **تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)** | نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار / بند کی تشریح کر سکیں، |
| **کُل نمبر** | 3 |
| **تفہیمی سطح** | سمجھنا |
| **نِکات برائے جانچ** | آزادی کی قدر و قیمت کے حوالے سے ایک نکتہ تحریر کرنے پر <u>ایک نمبر</u> دیا جائے (تین درکار ہیں)۔ |
| **مجموعی کارکردگی** | اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر بہت بہتر رہی۔ جن طلبہ نے اشعار کو توجہ سے پڑھا اور اس کے مفہوم پر غور کیا، انھوں نے آزادی کی اہمیت کو درست انداز میں بیان کیا۔ زیادہ تر طلبہ نے اپنے خیالات کو سادہ اور واضح جملوں میں پیش کیا، جو سوال کی نوعیت کے اعتبار سے موزوں رہا۔ البتہ بعض جوابات میں نِکات کی تعداد مکمل نہ ہونے یا غیر متعلقہ باتوں کے شامل ہونے کے باعث سوال کا تقاضا پورا نہ ہو سکا۔ |
| **بہتر جواب کی صورتیں** | بہتر جوابات وہ رہے جن میں طلبہ نے آزادی کی اہمیت سے متعلق تین واضح، جامع اور بامعنی نکات تحریر کیے۔ مثلاً: آزادی ایک انمول نعمت ہے جو فرد اور قوم کو خود داری، خود اعتمادی اور خود ارادی عطا کرتی ہے۔ آزادی کے بغیر انسان اظہارِ رائے، عبادات اور دیگر بنیادی حقوق کی |

| | |
|---|---|
| | ادائی میں رکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ آزادی کے حصول و تحفظ کے لیے قربانیاں دی جاتی ہیں، جب کہ اس کی بقا کے لیے مسلسل شعور، جدوجہد اور اتحاد کی ضرورت ہوتی ہے۔<br>ایسے جوابات میں طلبہ نے نظم کے اشعار کا مفہوم پیشِ نظر رکھتے ہوئے آزادی کو صرف جسمانی یا سیاسی آزادی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے تہذیبی، فکری، مذہبی اور قومی تشخص کے تناظر میں بھی بیان کیا۔ نِکات مربوط انداز میں الگ الگ نمبروں یا کسی علامت سے واضح کرتے ہوئے بیان کیے گئے۔ زبان سادہ مگر مؤثر رہی اور خیالات میں تسلسل اور پختگی نمایاں تھی، جو سوال کی اصل روح سے مطابقت رکھتے تھے۔ |
| بہتر جواب کا عکس | آزادی کی قدر و قیمت:<br>۱) آزادی کے ذریعے ایک انسان اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھا سکتا ہے<br>۲) آزادی کے ذریعے ہی انسان کو اپنے دین پر عمل کرنے کی کملی آزادی ہے<br>۳) آزادی جیسا تحفہ ہمارے لیے عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ بنا آزادی کے انسان صرف ایک پنجرے میں قید رہ جاتا ہے۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں بعض طلبہ نے سوال کے تقاضے کے مطابق تین نکات تحریر کرنے کی بہ جائے صرف ایک یا دو نکتوں پر اکتفا کیا، یا نکات غیر متعلقہ تحریر کیے۔ بعض جوابات میں آزادی سے متعلق عمومی باتیں یا تعریف تو موجود تھی، لیکن نظم کے اشعار سے کوئی مفہومی یا ذہنی ربط قائم نہیں کیا گیا۔ مثلاً: ہمیں آزادی ملی ہے، ہمیں خوش رہنا چاہیے۔ آزادی میں سب کچھ اچھا ہوتا ہے، ہم خوش ہوتے ہیں۔<br>اسی طرح کچھ طلبہ نے صرف اشعار کے مفہوم کو نثر میں بدل دیا، یا عبادت گزاری اور شہادت جیسے الفاظ کا ذکر تو کیا، لیکن انھیں آزادی کے سیاق و سباق میں جوڑنے سے قاصر رہے۔ کئی جوابات میں نکات کی بہ جائے مسلسل پیراگراف تحریر کیا گیا، یا نکات اس قدر آپس میں گڈمڈ اور غیر واضح تھے کہ ان میں کوئی ترتیب یا معنوی وحدت نظر نہ آئی۔ ان خامیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے نہ صرف سوال کی نوعیت کو پوری طرح نہیں سمجھا، بلکہ مطلوبہ طریقۂ اظہار یعنی مختصر، واضح اور بامعنی نکات کی صورت میں جواب بھی اختیار نہیں کیا۔ |
| ناقص جواب کا عکس | یہ نظم درسی کتاب مجموعہ نظم و نثر سے لی گئی ہے اس نظم کا شاعر احسان دانش ہے۔ اس شعر میں شاعر نے فرمایا ہے کہ آج کل کی آزادی آزادی نہیں ہیں۔ بلکہ عبادت کرنا بہت بڑی آزادی ہے۔ جہاں ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں وہاں آزادی نہیں ہیں۔ اور میری نظروں میں یہ آزادی نہیں ہے بلکہ تحفہ آزادی ہے۔ |

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال |

| | | |
|---|---|---|
| ’(Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع/ مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • تصوراتی نقشہ/ خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ اس نظم کی تدریس کے دوران اشعار کی گہرائی میں جا کر آزادی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کریں۔ نظم میں موجود علامتوں اور تعبیرات جیسے کہ عبادت، شہادت، تحریر اور تحقیر کو طلبہ کے ساتھ وضاحت سے پڑھیں تاکہ وہ مفہوم کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ ایک مفید مشق یہ ہو سکتی ہے کہ اس نظم سے متعلق ہر بند کے بعد طلبہ سے سوالات کروائے جائیں کہ اس بند میں شاعر کس پہلو کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟ اور اس پر طلبہ کو نکات تحریر کرنے کی عادت ڈالی جائے تاکہ وہ امتحانی سوالات میں اپنی بات کو مختصر اور موثر انداز میں بیان کرنے کے قابل بن سکیں۔

| سوال نمبر 3 | |
|---|---|
| سوال | پرندوں کو دانہ پانی دینا: گرمی کے موسم میں آپ نے اکثر پرندوں کو مرا ہوا دیکھا ہو گا۔ بعض پرندے اڑتے اڑتے اچانک گر پڑتے ہیں۔ یہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ہی گرتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ (https://www.urduweb.org)<br>درج بالا اقتباس کے پس منظر میں پرندوں کو دانہ پانی دینے کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل نِکات شاملِ تحریر کیجیے:<br>• پرندوں کے سبب ہمارے ماحول کا خوب صورت نظر آنا،<br>• آپ کے یہاں اُڑتے پھرتے زیادہ تر نظر آنے والے کوئی بھی چار پرندے،<br>• پرندوں کے لیے دانہ پانی کا انتظام کرنے کے حوالے سے کوئی دو طریقے/ تجاویز۔ |
| تعلمی حاصل طلبہ (نمبر) | **1.3.10** |
| تعلمی حاصل طلبہ (عبارت) | اخبار اور رسائل کے کسی متن پر مختصر تبصرہ تحریر کر سکیں، |
| کُل نمبر | 7 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |

| | |
|---|---|
| نِکات برائے جانچ | **نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:**<br>• پرندوں کے سبب ہمارے ماحول کا خوب صورت نظر آنا بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• آپ کے یہاں اُڑتے پھرتے زیادہ نظر آنے والے کوئی چار پرندوں کے نام ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پرندے)۔<br>• پرندوں کے لیے دانہ پانی کا انتظام کرنے کے حوالے سے کوئی ایک طریقہ / تجویز تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔<br>**ہیئت / ساخت، ۳ نمبر:**<br>• اقتباسات میں تقسیم: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو علیحدہ علیحدہ اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو اقتباسات)۔<br>• طوالت: تحریر ۱۲ سے ۱۴ سطور (۱۴۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نِکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جا سکتا ہے)۔<br>• املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف تین اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (تین سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی اچھی رہی۔ اکثر طلبہ نے سوال کے مطابق تبصرہ لکھا اور تمام اہم نکات کا احاطہ کیا۔ بہتر جوابات میں پرندوں کی خوب صورتی کو اُجاگر کیا گیا، مقامی پرندوں کے نام دیے گئے اور دانہ پانی کے لیے عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ عمدہ تحریروں میں ساخت، ربط، الفاظ کا انتخاب، خوش خطی اور املا کی درستی نمایاں تھی۔ چند طلبہ موضوع کو مکمل طور پر نہ سمجھ سکے، جب کہ بعض نے تحریر کو اقتباسات میں منظم نہیں کیا اور خوش خطی (اس سوال میں خوش خطی کے نمبر نہیں تھے، مگر تحریر کو اس قابل ہونا ضروری ہے کہ وہ بہ آسانی پڑھی جا سکے) میں بھی کمی رہی۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطابق تبصرہ تحریر کیا اور اقتباس کے مفہوم و مطالب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تمام مطلوبہ نکات کا احاطہ کیا۔<br>ان تحریروں میں ماحول میں پرندوں کی خوب صورتی کو مؤثر انداز میں اُجاگر کیا گیا، مثلاً: کوئل، چڑیا، فاختہ اور مینا جیسے عام پرندوں کا ذکر کیا گیا۔<br>ساتھ ہی دانہ پانی کے انتظام کے لیے عملی تجاویز پیش کی گئیں، جیسے: گھروں کی چھت یا بالکونی میں دانے اور پانی کی چھوٹی پلیٹیں رکھنا، یا درختوں پر مٹی کے برتن لٹکانا۔<br>بہترین جوابات میں تبصرے کی ساخت: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کا واضح طور پر خیال رکھا گیا۔ تحریر کو مناسب پیراگراف میں تقسیم کیا گیا اور طوالت ایسی رکھی گئی کہ نہ ضرورت سے کم ہو کر بات ادھوری رہ جائے اور نہ ہی بلاوجہ طویل ہو کر اصل نکات نظروں سے اوجھل ہوں۔ |

<table>
<tr>
<td>بہتر جواب کا عکس</td>
<td>
پرندے جوکہ ہماری فضائی خوبصورتی ہیں اور آج کل اتنی گرمی پڑ رہی ہے کہ وہ خوبصورتی مرجھا گئی ہے۔ پرندے گرمی میں نڈھال پڑے ہوتے ہیں۔ انسان تو انسان ہیں مگر پرندے بھی گرمی میں مر رہے ہوتے نہ کوئی پنکھا نہ اے سی بس گرمی ہی گرمی۔ پرندے جب فضا میں اڑتے ہیں تو ہماری فضا اتنی اچھی اور خوبصورت لگتی پرندوں کے مختلف رنگ انکی آوازیں دل کو سکون دیتی ہیں۔<br>
(i) چڑیا (ii) کوا (iii) باز (iv) کبوتر (v) عقاب (vi) بلبل یہ سب مجھے آسمان پر نظر آتے ہیں جن کا کام تجارت کرنا اور اڑنا ہی ہے۔<br>
پرندوں اور جانوروں کو پانی پلانا اور انکے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم تو اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ نے دیا ہے۔ جب بھی کسی ایسی جگہ جہاں پرندے ہوں اور پانی نہ ملتا ہو تو وہاں پانی کا انتظام ضرور کریں اس سے پرندوں کی بھی پیاس ختم ہوتی ہے اور آپکو بھی ثواب ملتا ہے۔<br>
(i) پرندوں کے لیے ایک ایسا کھلا برتن رکھیے جس سے وہ آرام سے پانی پی سکیں اور مٹی کے کھلے برتن رکھے تاکہ پرندے آرام سے پی سکیں (ii) یا ایک ایسی چھت یا جگہ کھلی بنائیں جہاں صاف زمین ہو اور پرندوں کے لیے دانہ ڈال دیں جہاں سے وہ کھا سکیں آرام سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے کہ ہم انسانوں، جانوروں، پرندوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں روزِ محشر سب کا حساب ہوگا اور زیادہ سے زیادہ ثواب کمائیں۔</td>
</tr>
<tr>
<td>ناقص جواب کی صورتیں</td>
<td>ناقص جوابات میں وہ تحریریں شامل تھیں جن میں طلبہ سوال کے تقاضوں کو سمجھنے اور موضوع سے مطابقت رکھنے والا تبصرہ پیش کرنے میں ناکام رہے۔ کئی جوابات میں اقتباس کے مفہوم کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر متعلقہ باتیں تحریر کی گئیں، جس سے تحریر کا ربط، ساخت اور مقصد متاثر ہوا۔ بہت سے طلبہ نے ان بنیادی نکات کو سرے سے نظر انداز کر دیا جو سوال کا لازمی حصہ تھے۔ کچھ طلبہ نے سوال میں دیے گئے ایک یا زائد نکات کو نظر اندار کیا جس سے تبصرہ نامکمل اور غیر مؤثر محسوس ہوا۔ مزید برآں، متعدد جوابات میں تبصرے کو پیراگراف (اقتباسات) میں منظم کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا، جس سے عبارت بے ترتیب ہو گئی۔ ساخت کے لحاظ سے تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ / تجاویز کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ بعض تحریریں یا تو حد سے زیادہ مختصر تھیں، جس سے بات ادھوری رہ گئی، یا بلا وجہ طویل، جس سے اصل نکات دب گئے۔ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی کمزوریاں نمایاں رہیں۔ طلبہ نے موزوں الفاظ کے انتخاب میں کوتاہی کی، جملوں میں ربط و تسلسل کا فقدان تھا اور املا کی اغلاط نے بھی تحریر کی روانی کو متاثر کیا۔ کئی جگہوں پر انگریزی الفاظ کا غیر ضروری استعمال تبصرے کے اسلوب اور تاثیر کے خلاف ثابت ہوا۔ مجموعی طور پر یہ تمام کوتاہیاں تبصرہ نگاری کے مطلوبہ معیار پر پورا اترنے میں رکاوٹ بنیں اور جوابات کو ناقص قرار دیا گیا۔</td>
</tr>
</table>

**ناقص جواب کا عکس**

درج بالا اقتباس میں پرندوں کی مشکلات بیان
کیے گئے ہیں۔ پرندے خود تو کچھ مانگ نہیں سکتے لیکن
یہ ہم پر ہے کہ ان کے کھانے پینے کا بندوبست کریں
پرندے جو ہمارے ماحول کو مکمل کرتے
ہیں جن کے اُڑنے سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ امن
اور سکون ہے۔ لیکن آج آسمان پر چند پرندے
نظر آتے ہیں کیونکہ یہ بھوک اور پانی کی قلت کی
وجہ سے مر چکے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے کھانے
پینے کا بندوبست کریں یہ ان کو کسی چھت پر یا گھر
میں رہنے کی جگہ دے۔
میرا رائے یہ ہے کہ پرندے بھی ہماری ماحول
کا حصہ ہے ہمیں ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور ان
کے کھانے پینے کا بندوبست کرے۔

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو تبصرہ نگاری کے اصول و ضوابط نہ صرف وضاحت سے سمجھائیں بلکہ ان پر عملی مشق بھی کروائیں۔ اس مقصد کے لیے مختلف موضوعات یا اخباری تراشے فراہم کیے جائیں، جن پر طلبہ کو تبصرے لکھنے کی ترغیب دی جائے۔ ساتھ ہی ہمارے ادارے (آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ) کے سابقہ امتحانی پرچوں میں شامل اس نوعیت کے سوالات سے مشق کروانا بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کمرۂ جماعت میں تبصرہ نگاری کی صلاحیت کو مزید نکھارنے کے لیے طلبہ کے درمیان مختلف موضوعات پر مباحثے اور گفتگو کی سرگرمیاں بھی منعقد کی جاسکتی ہیں، جو اس فن میں مہارت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔

| سوال نمبر 4 | |
|---|---|
| **سوال** | 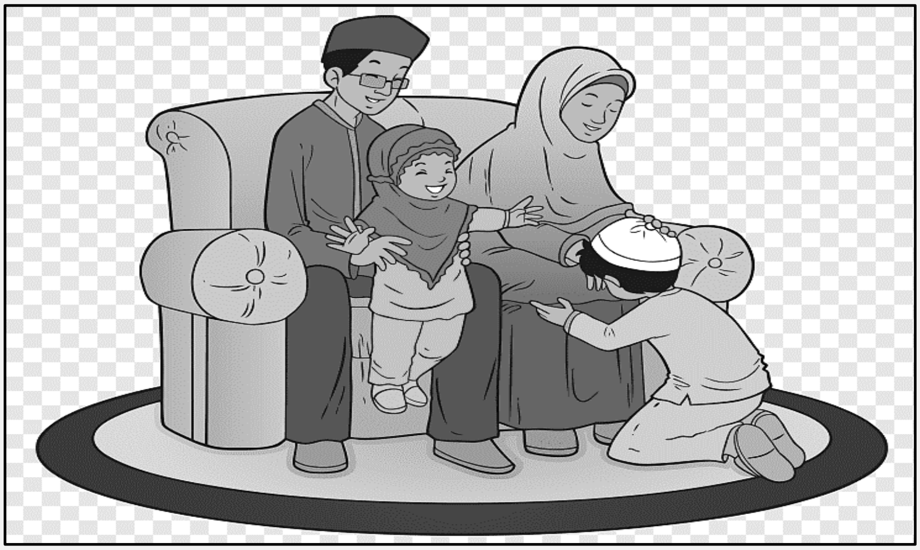<br>دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں کہانی یا روداد تحریر کیجیے۔<br>ہدایات:<br>1۔ کہانی نویسی / روداد نویسی کے اہم عناصر ملحوظ رکھیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔<br>2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے، اولاد کی جانب سے اپنے والدین کا ادب بہ جالانے کی مثال پیش کرتے ہوئے اُس ادب کا طرزِ عمل بھی شاملِ تحریر کیجیے۔<br>3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے اولاد کے باادب ہونے پر والدین کی خوشی واضح کیجیے۔ نیز باادب اولاد کی وجہ سے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کیجیے۔<br>4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔<br>5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔<br>**کہانی / روداد** |

| | |
|---|---|
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 1.3.3&1.3.5 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | تصویروں، تماثیل، خاکوں، نشانات یا کلیدی الفاظ کی مدد سے کوئی بیانیہ کہانی، قصّہ یا مکالمات اور روداد لکھ سکیں، & کم از کم پانچ پیراگراف پر مشتمل تخلیقی تحریر اپنے مشاہدات، علم، تجربات اور تخیل کی مدد سے لکھ سکیں، |
| کُل نمبر | 15 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | **نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:**<br>• اولاد کی جانب سے اپنے والدین کا ادب بہ جالانے کی مثال پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• ادب کا طرزِ عمل شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• اولاد کے باادب ہونے پر والدین کی خوشی واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• باادب اولاد کی وجہ سے معاشرے پر پڑنے والے اثر کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>**ہیئت / ساخت، ۴ نمبر:**<br>• برائے کہانی: کہانی فعلِ ماضی کے صیغے میں لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ برائے روداد: روداد کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات وواقعات بیان کرنے کے دوران دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کی تفصیلات اور اپنے جذبات واحساسات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• اقتباسات میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو علیحدہ علیحدہ پانچ پیروں میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین پیرے)۔<br>• طوالت: تحریر ۲۷ سے ۳۰ سطور (۳۰۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نِکات (۵ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جاسکتا ہے)۔<br>• املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔<br>**مجموعی تاثر، ۶ نمبر:** |

| زاویہ | عمدہ<br>5-6 | اوسط<br>3-4 | ناقص<br>1-2 |
|---|---|---|---|
| تخلیقیت | تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق عنوان تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، | تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا عنوان تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات ، احساسات اور | تحریر میں تخلیقیت کی کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا عنوان تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | جذبات، احساسات اور تاثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔ | تاثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھا ہے۔ | تاثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔ |
| ترتیب | اسلوب بیان کہانی/روداد کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط وتسلسل ہے اور ایک بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا موزوں استعمال کیا گیا ہے۔ | اسلوب بیان کہانی/روداد کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل اچھا ہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیا ہے۔ | اسلوب بیان کہانی/روداد کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل کم یا نہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات بار بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھ یا چھ سے زیادہ ہیں۔ رموزِ اوقاف بہت کم یا نہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔ |
| مجموعی کارکردگی | طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے اس سوال کے تقاضوں کو بخوبی سمجھتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیتوں کا عمدہ مظاہرہ کیا۔ بہتر جوابات میں تصویری خاکے سے موضوع کا بھرپور ربط قائم رکھا گیا اور ادبِ والدین جیسے حساس اور اخلاقی عنوان کو مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ طلبہ نے تحریر میں ایسے جملے اور مثالیں شامل کیں جن سے واضح ہوتا تھا کہ وہ اس موضوع کی اہمیت کو نہ صرف سمجھتے ہیں بلکہ اس کے اظہار کے لیے مناسب زبان اور ساخت بھی اختیار کرتے ہیں۔ | | |
| بہتر جواب کی صورتیں | طلبہ کی اکثریت نے سوال کے موضوع کو بہ خوبی سمجھ کر جواب بہترین انداز میں تحریر کیا۔ اچھے جوابات میں تصویری خاکے کے تمام نکات اور موضوعات کا خاص خیال رکھا گیا۔ طلبہ کے عمدہ جوابات میں ادبِ والدین جیسے حساس موضوع کو روزمرہ مشاہدات کے ذریعے مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ کئی تحریروں میں اولاد کے باادب رویے کی مثالیں دی گئیں، جیسے والدین کے ہاتھ چومنا، ان کے لیے نشست پیش کرنا اور بات کاٹنے سے گریز کرنا، جو کہ ادب کے عملی مظاہر کی عمدہ عکاس تھیں۔ ادب کے طرزِ عمل کو کرداروں کے ذریعے پیش کیا گیا: جہاں اولاد نے صبر، انکساری اور اطاعت جیسی صفات اختیار کیں، جس سے والدین کی خوشی کا بھرپور اظہار کیا گیا: کبھی چہرے کی مسکراہٹ، کبھی دعاؤں کی صورت، اور کہیں جذباتی آغوش میں۔ تحریروں میں باادب اولاد کے مثبت معاشرتی اثرات کو بھی اجاگر کیا گیا، جیسے کہ خاندانی ہم آہنگی، سماجی خوش گواری اور دوسروں کے لیے مثالی رویہ۔ طنز و مزاح کا استعمال محاورات، لطیف فقروں اور دل چسپ جملوں کے ذریعے کیا گیا، جس سے | | |

| | |
|---|---|
| تحریر میں کشش اور ہلکا پن پیدا ہوا۔ کہانی نویسی میں ماضی کے صیغوں کا درست استعمال کیا گیا جبکہ روداد میں حالات و واقعات کی وضاحت کے ساتھ دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کو مرکزی حیثیت دی گئی۔ تحریر کو تحریری اصول کے مطابق تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کے مناسب پیراگراف میں تقسیم کیا گیا۔ یہ سوال ۱۵ نمبروں پر مشتمل تھا، جس کے لیے طلبہ نے تقریباً ۲۷ سے ۳۰ سطور اور کم از کم ۳۰۰ الفاظ کا بھرپور استعمال کیا۔ زبان و بیان میں روانی، املا کی درستگی، رموزِ اوقاف کا مناسب استعمال اور جملوں میں تسلسل نے تحریر کے مجموعی تاثر کو مزید مؤثر اور کشش بخش بنایا۔ | |
| کہانی / روداد<br>عنوان: اللہ کا انعام والدین ہے نام.<br>بشیر ایک بھولا بھالا معصوم سا دکھنے والا تھا۔ ایک دن گھر سے پڑھائی ختم کر کے اپنی امّی رضیہ سے اجازت لے کر باغ میں دوستوں کے ساتھ فن کرنے کا ارادہ بنا کر ان کے پاس گیا، اجازت مانگی تو ساتھ کمرے سے ابا کی طرف سے آواز آئی۔ ابا زیادہ وقت گھر نہ ہوتے تو پتہ نہ تھا کہ وہ پورا دن پڑھنے کے بعد ہی شام کو باہر نکلتا۔ ابا سے کیوں کر کے جواب مانگا تو ابا نے کھری سنا دی، کہنے لگے: "اے خدا رحم کر، کیسی اولاد ملی ہے اب ماں باپ سے بھی ان کو جواب چاہیے اے خدا! اے خدا! کہاں جاؤں" کہتے ہی جب ہوئے تو چلتے بنے۔ ابا کے جاتے ہی بشیر نے امّی سے ان کے کان میں پوچھا کہ: "ابا کی طبیعت کچھ ناساز سی معلوم پڑتی ہے۔ لگتا ہے رحیمہ بھابھی سے بھی جھگڑا کر بیٹھے ہیں، ہلکی سی بات کا پہاڑ سا ہی بنا دیا، بھلا جائیداد تھوڑی مانگی تھی" یہ سننے کے بعد بشیر کی امّی نے اسے باہر جانے کی اجازت دے دی چونکہ وہ جانتی تھیں کہ بشیر کیسا ہے۔<br>اتنے میں جاتے وقت بشیر کی چھوٹی بہن فاطمہ آنگن میں آ کر جوتے پہننے لگی ہے اور کہتی ہے کہ میں چلوں گی، اب بھائی رہا سیدھا سادھا لے کر روانہ ہو گیا۔<br>باغ پہنچے تو کوئی نظر نہ آیا، بہن نظر دوڑاتے ہوئے دروازہ پھلانگتے ہوئے جو گئی، دھڑ کی آواز بشیر کے کان تک پہنچی۔ دیکھا کہ بہن نیچے بے ہوش پڑی ہے۔ ایک دو لمحہ دھاڑیں مارتے ہوئے نکلا مگر جلد اندازہ ہوا کہ بہن سچ میں بے ہوش ہے۔ پاس سے سلیم بھائی گزرتے نظر آئے تو ان کو بلایا اور مدد کر کے اٹھا کر ہسپتال پہنچانے کی التجا کی، مدد تو مل ہی گئی مگر اللہ کا شکر کہ کوئی خاص چوٹ نہیں تھی۔ | بہتر جواب کا عکس<br>(کہانی) |

سلیم بھائی کے ساتھ بس کر کے گھر پہنچے تو ابو نے بشیر کو گلے سے لگا لیا اور بشیر
امی کے قدموں میں بیٹھ گیا. سلیم بھائی نے پورا واقعہ سنایا اور کہنے لگے: "آپ کا
لڑکا بہت معصوم اور نیک دل ہے، موقع آج ملا مگر کئی دنوں سے بتانا تھا کہ جب
بھی یہ مجھے دفتر سے واپس بھاری بیگ اٹھائے دیکھتا تو میرے پاس آ کر مدد کا پوچھتا
نیز اور لوگوں کی بھی خوب جذبہ سے مدد کرتا. ایک مرتبہ تو بیگم رخسانہ روڈ پار
کر رہی تھیں، ان کی مدد میں حاضر ہوا کہنے لگا: "کوئی مدد"، دو کلو کی امرود کی
تھیلی ہاتھ میں پکڑائی جو بیچ راستے میں پھٹ گئی، بے چارا بشیر اس وقت شرم
سے پانی پانی ہو گیا اور جھک کر امرود جمع کرنے بیٹھا تو ٹریک کر اچھن صاحب کی
سائیکل پر جا لگا اور وہ بھی گر گئی. بس وہ سے آج کا دن ہے یہ بچہ اپنے ماں
باپ کی دی ہوئی با اخلاق پرورش کا نمونہ ہے ایسے بچے بہت کم ملتے ہیں رفیعہ
باجی." یہ سن کر بشیر کے والدین کا سر فخر سے بلند ہو گیا.

چونکہ اس کی ماں جانتی تھی کہ بشیر ایک با ادب بچہ ہے، ہر وقت اس کی
بات سنتا ہے، کوئی نفع و نقصان دیکھے بغیر اپنے ماں باپ کی بات مانتا ہے اور
ہر مشکل میں ان کا ساتھ دیتا ہے رفیعہ اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ ایک با ادب
با اخلاق، پر خلوص اور نیک اولاد کی اس معاشرے میں ہر والدین کو کتنی شدت
سے ضرورت ہے.

---

بہتر جواب کا عکس
(روداد)

کہانی / روداد

عنوان: "با ادب بیٹا"

آج عید الفطر کا دن ہے - صبح سے ہی مسجدوں میں رش لگا ہے
میں اور ابّا جان پہلی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے - نماز پڑھ کر
گھر آئے تو ابّا جان کچھ دیر سستانے چلے گئے اور میں اپنے بھائی کے

ساتھ عیدی جماع کرنے چلے گیا - محلہ میں ایسا کوئی گھر نہ بچا جس پر
میں نے اور بھائی نے چھاپہ نہ مارا ہو۔ گھر آئے تو دیکھا ابّا جان گھوڑے
بیچ کر سو رہے تھے اور امّاں جان باورچی خانہ میں کھانا پکا رہی تھی۔
جب باورچی خانہ کی طرف قدم بڑھایا تو شیر خورمے کی ایسی خوشبو
آئی کہ دل ~~باغ باغ~~ باغ باغ ہو گیا۔ گرما گرم شیر خورمہ چٹ کرنے
کے بعد ابّا جان کو اٹھایا اور انھیں بھی لوٹ لیا۔

شام کا وقت ہوا اور ہم سب دادا دادی سے ملنے ان کے گھر
گئے - انھوں نے پیار کیا، عیدی دی اور ہم کھیل میں لگ گئے - کچھ
دیر کے بعد کھانا کھایا ~~ایک کمرہ~~ اور دادی کے کمرے میں بیٹھ گئے -
سب خوشی سے باتیں کر رہے تھے اور ابّا دادی کے پیر دبا رہے تھے -

دادی ابّا سے کہنے لگی کہ میں تم سے ناراض ہوں - ابّا نے
پوچھا کہ ایسی کیا غلطی کر دی تو سامنے سے جواب آیا کہ ایسے تو
تم میری بہت خدمتیں کرتے ہو لیکن سال میں صرف ایک بار میری
یاد آتی ہے - یہ سن کر ابّا کو احساس ہوا کہ وہ کتنا غلط کرتے ہیں -
گھر پہنچ کر ابّا نے امّی سے اس بات کا ذکر کیا اور نتیجا یہ
نکلا کہ اب سے دادا اور دادی ہمارے ساتھ رہیں گے -

کچھ دنوں بعد وہ بھی ہمارے ساتھ رہنے آ گئے اور دادا
اور دادی کی ساری ضروریات کی ذمہ داری بھی ابّا نے خود لے
لی جس کی وجہ سے دادی پھولا نہ سمائی اور ابّا کو گلے لگا لیا -
ابّا کو دیکھ معاشرے میں لوگوں کو احساس ہوا کہ وہ کتنا ~~غلط~~
غلط کرتے آئے ہیں اور سب ابّا کی ~~تعریفوں~~ تعریفوں کے پُل
~~باندھنے~~ باندھنے لگے اور دادا اور دادی بھی بڑے خوش رہنے لگے -
اور سب میرے ابّا کو با ادب بیٹا کہنے لگے -

**ناقص جواب کی صورتیں**

کمزور جوابات میں عمومی طور پر سوال کے بنیادی نکات کا یا تو سرے سے ذکر نہیں کیا گیا، یا وہ بہت سطحی انداز میں بیان کیے گئے۔ کئی تحریروں میں ادبِ والدین کی بہ جائے عمومی اخلاقیات یا غیر متعلقہ موضوعات پر طبع آزمائی کی گئی، جس سے تصویری خاکے سے مطابقت کا فقدان نمایاں رہا۔ ادب کے طرزِ عمل کی وضاحت مبہم رہی، اور اولاد کے باادب رویے کی عملی مثالیں کم یا غیر مؤثر تھیں۔ والدین کی خوشی کا اظہار جذباتی یا منظر نگاری کی بہ جائے محض بیانیہ جملوں تک محدود رہا۔ معاشرتی اثرات کو سرے سے بیان نہیں کیا گیا، یا صرف ایک آدھ جملے میں نمٹایا گیا، جس سے موضوع کی گہرائی متاثر ہوئی۔ طنز و مزاح کا استعمال یا تو بالکل نہیں کیا گیا یا غیر مناسب اسلوب میں کیا گیا، جس سے تحریر یا تو سپاٹ ہو گئی یا غیر سنجیدہ محسوس ہوئی۔ بعض طلبہ نے کہانی یا روداد کے بنیادی اسلوب کو نظر انداز کیا، مثلاً: فعلِ ماضی کی جگہ فعلِ حال کا استعمال، یا روداد میں دن، مقام، تاریخ اور کرداروں کا فقدان۔ ساخت کی کمزوریاں بھی واضح تھیں: کئی تحریروں میں تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کے درمیان امتیاز نہیں تھا، یا پیراگراف بندی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ لسانی اعتبار سے بھی خامیاں سامنے آئیں: جملوں میں ربط کا فقدان، ایک ہی خیال کی بار بار تکرار، املا کی متعدد غلطیاں، تذکیر و تانیث کی بے قاعدگیاں، اور رموزِ اوقاف کا ناقص یا عدم استعمال تحریر کی مجموعی تاثر کو متاثر کرتا رہا۔

**ناقص جواب کا عکس**

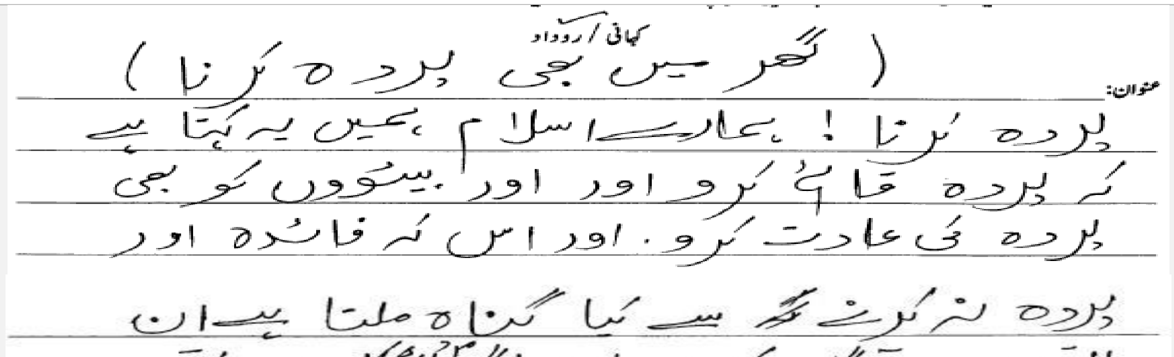

کہانی / روداد

عنوان: ( گھر میں بھی پردہ کرنا )

پردہ کرنا ! ہمارے اسلام ہمیں یہ کہتا ہے
کہ پردہ کیا کرو اور اور بیٹوں کو بھی
پردہ کی عادت کرو. اور اس کہ فائدہ اور
پردہ نہ کرنے کہ سے کیا گناہ ملتا ہے ان
باتوں سے آگاہ کرو. اور اگر بڑوں کا ہے تو
اپنے بچوں کہ سامنے نماز ادا کرے اور
اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت کروئے -

پردہ کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے
ہے جیسے اگر کوئی عورت بغیر پردہ کہ گھر
سے باہر جائے تو اللہ تعالیٰ اس عورت اور
اس کی تربیت کرنے والے سے ناراض ہوتے
ہے اور اگر کوئی مرد گھر یا پھر مسجد میں نماز
ادا کرے اور اپنے بچوں کو بھی لے جائے تو اس
اس کا ثواب حاصل ہوگہ اور اللہ تعالیٰ اس سے
خوش ہو گئے اور میرے والدین نے. مجھ یہ سب باتوں سے
آگاہ کیا ہے.

اور اگر کوئی پردہ نہ کرے تو اس کی
آولد بھی ایسی ہو گی جس کا گناہ اس
کی ماں کو ملے گا اور اگر کوئی مرد گھر میں
نماز نہ پڑھے اپنی بیوی سے بدتمزی کرے

اپنے بچوں کے سامنے تو اس کو بہت بڑا گناہ
ملے گا کیونکہ وہ اللہ کی نافرمانی اور
اپنے بچوں کی بری تربیت کر رہا ہے۔

اگر کوئی عورت پردہ کرتی ہے تو اسے اللہ آخرت
میں بھی اس کا ثواب آتا کرے گا اور کوئی مرد
نماز کی عادت گھر اور اپنے بچوں کو بھی دے اس
کی تعلیم اور مجھے اور میری بہن کو میرے امی اور
ابو نے بہت اچھی تربیت دی ہے جس کا گواہ
میرا اللہ ہے۔

ان سب باتوں سے میرے گھر میں بہت برکت
ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے اور میرے
گھر والوں کو اس قابل بنایا کہ ہم اللہ کی عبادت
کر سکیں۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

| | | |
|---|---|---|
| مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ <br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ <br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) <br>• عملی مظاہرہ | |
| **اضافی تجویز:** جس طرح مؤثر گفتگو کے لیے سننے کی صلاحیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اُسی طرح معیاری تحریر کے لیے مطالعہ ناگزیر ہے۔ مطالعہ نہ صرف ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرتا ہے، بلکہ جملوں کی ساخت، اسلوبِ بیان، خیالات کی ترتیب اور زبان کی لطافت کو بھی نکھارتا ہے۔ اس لیے اساتذہ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ طلبہ میں مطالعے کی عادت پیدا کریں، اور اس کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لیے باقاعدہ اور مؤثر حکمتِ عملی اپنائیں۔ اساتذہ طلبہ کو مختلف النوع ادبی، معلوماتی اور تنقیدی مضامین پڑھنے کی ترغیب دیں تاکہ وہ مختلف اسالیبِ تحریر سے روشناس ہو سکیں۔ منتخب تحریروں پر مباحثہ، سوالات، اور تبصرے کی مشق بھی اس عمل کو مؤثر بنا سکتی ہے۔ تحریری صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ نہ صرف تخلیقی اور تنقیدی سوچ کو اُبھاریں، بلکہ ادارے کے سابقہ امتحانی پرچوں میں شامل اس نوعیت کے سوالات (مثلاً: کہانی نویسی، روداد، تبصرہ نگاری) کو بھی تدریسی عمل کا حصہ بنائیں۔ باقاعدہ مشق اور راہ نمائی کے ذریعے طلبہ ان اصناف میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تحریری مشقوں کے بعد طلبہ کی تحریروں کو انفرادی توجہ کے ساتھ جانچیں، مثبت تنقید فراہم کریں، اور زبان، املا، رموزِ اوقاف، اور اسلوب کے حوالے سے راہ نمائی فراہم کریں۔ اس عمل سے نہ صرف طلبہ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو گا، بلکہ وہ اپنی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کو مؤثر انداز میں بروئے کار لانا بھی سیکھیں گے۔ | | |

| سوال نمبر 5 | |
|---|---|
| سوال | فرض کیجیے! آپ کے ایک دوست / آپ کی ایک سہیلی کو جھوٹ بولنے کی بہت عادت ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر اُسے شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور تو اور اب لوگوں کا بھی اُس پر سے اعتماد اُٹھنے لگا ہے۔ لہٰذا اب آپ نے اُس کی اصلاح کے لیے اُسے خط لکھنے کا ارادہ کیا ہے، تاکہ وہ تسلی سے آپ کی بات سمجھ سکے۔ <br>دی گئی فرضی صورتِ حال کے پس منظر میں آپ اپنے مذکورہ بالا دوست / اپنی سہیلی کے نام خط لکھیے، جس میں اُس کے حوالے سے درج ذیل نِکات شاملِ تحریر ہوں: <br>• جھوٹ بولنے سے متعلق کوئی واقعہ، <br>• بولے گئے جھوٹ کے بعد سچ سامنے آنے پر شرمندگی، <br>• آپ کے دوست / آپ کی سہیلی پر سے لوگوں کا اُٹھتا ہوا اعتماد، <br>• جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت اپنانے کے حوالے سے نصیحت / تجویز۔ |
| تعلمی حاصل طلبہ (نمبر) | 1.3.9 |
| تعلمی حاصل طلبہ (عبارت) | اپنے کسی دوست یا عزیز کو تحریری خط یا برقیاتی خط (email) لکھ سکیں، |

| | |
|---|---|
| کُل نمبر | 8 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | **نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:**<br>• جھوٹ بولنے کا کوئی واقعہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• بولے گئے جھوٹ کے بعد سچ سامنے آنے پر شرمندگی کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• آپ کے دوست / سہیلی پر لوگوں کا اُٹھتا ہوا اعتماد سامنے لانے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت اپنانے کے حوالے سے کوئی مشورہ / تجویز دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>**ہیئت / ساخت، ۴ نمبر:**<br>• خط کے درست اجزا (پیشانی / القاب / آداب / ابتدائیہ / اختتامیہ) درست مقام پر تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین اجزا)۔<br>• خط کے متن کو تحریر کی مناسبت سے اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔<br>• خط کو املا کو اغلاط سے پاک ہونے یا صرف تین تک اغلاط پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• طوالت تحریر کم از کم ۱۲ سے ۱۴ سطور (۱۶۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (اجزائے خط علیحدہ ہیں۔ اگر نفسِ مضمون کے تمام نِکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جاسکتا ہے)۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر بہت اچھی رہی۔ اکثریت نے غیر رسمی خط کی ساخت اور اجزا کو بہ خوبی سمجھتے ہوئے تحریر کیا اور موضوع کے مطابق سوال میں دیے گئے نکات کو مؤثر طریقے سے شامل کیا۔ خطوط کا اسلوب بے تکلف اور تہذیب کے دائرے میں رہا، جس نے تحریری زبان میں خوب صورت روانی اور فصاحت کے ساتھ ربط و تسلسل قائم کیا۔ یاد رہے! اس امر پر خاص توجہ دی جائے کہ امتحانی پرچے میں خط نویسی کے سوال کا جواب تحریر کرتے وقت ایسی کسی بھی اصطلاح یا اشارے سے اجتناب کیا جائے جو طالبِ علم کی شناخت ظاہر کریں۔ جیسے کہ سرنامے یا اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، وغیرہ) کا استعمال کرنا موزوں رہے گا۔ اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ جواب مکمل طور پر غیر شخصی اور معیاری انداز میں ہو تا کہ تشخیص کا عمل منصفانہ اور یکساں رہے۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے خط نویسی کے تمام اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نکات کو خاص توجہ کے ساتھ شامل کیا اور موضوع کی مناسبت سے تحریر پیش کی، جس کی وجہ سے یہ جوابات اچھے خطوط کی فہرست میں شامل ہوئے۔ چوں کہ یہ سوال غیر رسمی خط کے زمرے میں آتا ہے، اس لیے طلبہ نے اپنا اسلوب بے ساختہ مگر تہذیب کے دائرے میں رکھتے ہوئے بے تکلف انداز اپنایا، جو تحریر کو مزید جاذب نظر بنا گیا۔ طلبہ نے سوال میں دیے گئے تمام نکات کو واضح طور پر شامل کیا، جیسے کہ جھوٹ بولنے کا واقعہ، اس کے بعد شرمندگی کا بیان، دوست پر اعتماد اٹھنے کا ذکر اور جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت اپنانے کے حوالے سے مفید تجاویز پیش کیں، مثلاً: ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالیں تا کہ اعتماد برقرار رہے۔ جھوٹ بولنے سے تعلقات متاثر ہوتے ہیں، اس لیے ایمان داری کو ترجیح دیں۔<br>خط کے تمام بنیادی اجزا جیسے پیشانی، القاب، آداب، ابتدائیہ اور اختتامیہ کو درست اور مناسب مقامات پر تحریر کیا گیا۔ خط کو کم از کم دو مناسب پیراگراف میں تقسیم کیا گیا تا کہ پڑھنے میں آسانی ہو اور تحریر منظم نظر آئے۔ املا کی اغلاط تین سے کم رہیں اور خوش خطی کا بھی خاص خیال |

<table>
<tr>
<td></td>
<td>رکھا گیا، جس سے تحریر نہ صرف درست بلکہ پرکشش بھی بنی۔ خط کی طوالت سوال میں مطلوب نکات کا موزوں احاطہ کرتے ہوئے کم از کم ۱۲ سے ۱۴ سطور (تقریباً ۱۶۰ الفاظ) پر مشتمل رہی، جو کہ مکمل اور جامع تحریر کی علامت ہے۔ مزید برآں، جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تحریر کو مزید مؤثر اور پڑھنے میں خوش گوار بنا دیا۔ طلبہ نے خط کی ساخت کے تقاضوں کو مکمل طور پر مدنظر رکھا، مناسب انداز میں اجزا کو ترتیب دیا اور تحریر کو پیراگراف میں منظم کیا، جس سے تحریر کا معیار بلند ہوا۔</td>
</tr>
<tr>
<td>بہتر جواب کا عکس</td>
<td>کمرہ امتحان،<br>ا.ب.ج روڈ،<br>8-مئی-2025ء،<br>پیارے دوست<br>السلام علیکم!<br>اُمید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہونگے. میں بھی یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خیریت سے ہوں مگر دل تمھاری اصلاح کے لیے بےچین ہے لہٰذا میرا یہ خط لکھنے کا مقصد تمھاری اصلاح کرنا ہے.<br>میں چاہتا ہوں کہ تم میرے اس خط کو ایک بار تسلی کے ساتھ پڑھو. میں تمھاری اصلاح دوست ہونے کے حیثیت سے کرنا چاہتا ہوں اور دوست وہی ہوتا ہے جو دوست کو بُری راہ سے روکے.<br>جھوٹ بولنا اچھی عادت نہیں اور یہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے یعنی تمام برائیاں ایک کمرے میں بند ہیں اور جھوٹ اس کی چابی ہے. جھوٹ بولنے کی وجہ سے انسان کو کئی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس بات سے تو تم خوب واقف ہو.</td>
</tr>
</table>

| | |
|---|---|
| | ہمارے پرانے اسکول میں ایک بچہ تھا جو نہایت ہی بدھا اور<br>شرارتی تھا۔ ایک بار اس نے اپنے کلاس کے بچے کے ساتھ کوئی شرارت کی<br>اور اس بچے نے رو کر استانی جی کو اس کی شکایت کی۔ حالانکہ یہ جھوٹی<br>سی بات تھی مگر اس نے معافی مانگنے کے کو ٹھکرایا اور جھوٹ بولتا رہا اور<br>ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے اس نے کئی جھوٹ بولے اور آخرکار جب سچ<br>سامنے آیا تو اس کے گھر والوں کو بلا کر، ان کی بے عزتی بھی<br>کی اور اسکول سے نکال دیا گیا۔ ~~بیچارے~~ بیچارے کے ساتھ نہ صرف<br>یہ ہوا بلکہ اس پر سے سب کا اعتماد اُٹھ گیا اور اب اگر وہ سچ بھی<br>بولتا تو کوئی یقین نہ کرتا۔ کام کرنے سے پہلے اس کے انجام کے بارے میں سوچو<br>تاکہ پھر اس کے لیے جھوٹ بولنا نہ پڑے، اچھے اور سچے دوست بناؤ اور جھوٹ<br>بولنے کے عذاب اور دنیاوی نقصان پر مطالعہ کرو۔ اب مجھے اجازت دو میرا<br>وقت مکمل ہو گیا ہے۔<br><br>فقط<br>آپ کا دوست<br>ا۔ب۔ج |
| ناقص جواب کی صورتیں | طلبہ کی ایک قلیل تعداد نے سوال کے جواب میں مطلوبہ نکات کو مناسب انداز میں شامل نہیں کیا اور بعض نے موضوع سے ہٹ کر تحریر پیش کی۔ کئی جوابات میں املا کی غلطیاں اور بے ربط جملے تحریر کے مجموعی معیار کو متاثر کرتے نظر آئے۔ اگرچہ خط غیر رسمی تھا، مگر کچھ طلبہ کے بے تکلف جملوں میں بد اخلاقی یا نامناسب الفاظ کا استعمال مایوس کن رہا۔ ساخت کے حوالے سے بھی ناواقفیت دیکھی گئی۔ 'السلام علیکم' کے املا میں غلطیاں (اسلام علیکم، اسلام و علیکم) عام پائی گئیں۔ علاوہ ازیں، بعض طلبہ نے امتحانی ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے نام یا اسکول کا نام بھی لکھ دیا جو کہ غیر مناسب ہے۔ مزید یہ کہ خط کو مناسب اقتباسات یا پیراگراف میں منظم نہ کیا گیا، جس کی وجہ سے پڑھنے میں دشواری پیش آئی۔ بعض طلبہ نے غیر ضروری خالی جگہیں چھوڑ کر جواب کو کم مؤثر بنایا۔ مجموعی طور پر، یہ عوامل تحریری معیار کو متاثر کرنے کا سبب بنے اور جوابات کو ناقص قرار دیا گیا۔ یاد رہے! اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا طلبہ امتحانی پرچے میں اس فعل سے اجتناب برتیں۔ |

ناقص جواب کا عکس

امتحانی مرکز
اے - بی - سی
روڈ کراچی -

پیارے دوست
اسلام و علیکم !

امید کرتا ہوں تم خیریت سے ہوگے میں بھی خیریت سے ہو ~~تمہا~~ تمہارے جھوٹ بولنے کے بہت سارے ~~قصے~~ قصے پتا چل رہے ہیں کہ تمہاری جھوٹ بولنے کی عادت بڑتی جا رہی ہے اس کو کم کر لو ورنہ ایک دن بہت بورا پھسو گے میرے دوست لوگوں کا تم پہ سے عتماد اٹھنے لگا ہے مجھے پتا ہے کہ تم ایسے نہیں تھے پھر کیا ہو گیا سوچے تمھے میں نے یہ خط تمہاری ~~اصلا~~ اصلاح کے لیے لکھا ہے کیونکہ مجھے بورا لگتا ہے جب کوئی تمہیں لوا بولے -
امید کرتا ہو تم اس پر عمل کرو گے -

~~اسبرن~~ ~~ج~~
پیارا دوست
احمد علی

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے | حاصل تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |
| **اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو مکتوب نویسی کے اصول و ضوابط اور ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔ اس کے بعد طلبہ کی راہ نمائی کے لیے خط نویسی کی ساخت کو واضح کرتے ہوئے ایک وضاحتی خاکہ یا نقشہ بنوایا جائے اور اسے کمرہ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیا جائے تاکہ طلبہ اس کا بار بار مشاہدہ کر سکیں۔ مزید بر آں، طلبہ کی خط نویسی میں مہارت بڑھانے کے لیے مختلف اقسام کے خطوط پڑھنے کے لیے دیے جائیں، جس سے انہیں خطوط کے اسلوب کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور جملہ سازی میں بھی بہتری آئے گی۔ اس طریقہ کار سے طلبہ کی تحریری قابلیت میں نمایاں ترقی ممکن ہو گی۔ | | |

# تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

## Pedagogies Used for Teaching the SLO

**اسٹوری بورڈ (Storyboard)**

**وضاحت:**

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

**مثال:**

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

**علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)**

**وضاحت:**

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کرکے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

**مثال:**

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

**فش اینڈ بون (Fish and Bone)**

**وضاحت:**

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کرکے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

**مثال:**

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

## تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

**وضاحت:**

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

**مثال:**

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

## سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

**وضاحت:**

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور مؤثر بنایا جاتا ہے۔

**مثال:**

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

## سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

**وضاحت:**

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کرکے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کارپُراثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

**مثال:**

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

## سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

**وضاحت:**

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

**مثال:**

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

## عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

**مثال:**

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چُھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

## اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی SSC-I ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم فرحان خان، ماہرِ مضمون اردو (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ اسماء ارشد صاحبہ، معلمہ اردو، سلطان محمد شاہ آغا خان اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر)، محترمہ سیدہ نصرت رضا صاحبہ، کوآرڈینیٹر اردو، حبیب پبلک اسکول، کراچی (سینئر مارکر) اور محترمہ افشین فہیم صاحبہ، معلمہ اردو، بیکن ہاؤس اسکول، گلشن کیمپس، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- منیرہ محمد، منیجر، اسیسمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، اے کے یو۔ای بی